مولانا محمد عمر رحمہ اللہ

# امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
## کی بلوچستان آمد اور علماء سے ایک دلچسپ مکالمہ

(حضرت مولانا محمد عمرؒ (۱۹۰۳ء۔۱۹۹۰ء) بلوچستان کے ضلع مستونگ کے گاؤں پرنگ آباد کے ایک علمی خانوادے کی ممتاز شخصیت تھے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی اور دارالعلوم دیوبند سے سندِ فراغت پائی۔ آپ بلوچستان کے معروف سیاسی و دینی رہنما تھے۔ مولانا محمد عمر پرنگ آبادیؒ نے بلوچی زبان میں اپنی کتاب '''''علمنا بال''' میں حضرت امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بلوچستان میں ایک تقریر اور علماء سے گفتگو کا احوال بہت خوبصورت انداز میں قلم بند کیا تھا۔ اُن کی یہ کتاب اب نایاب ہے۔ خدا بھلا کرے، مولانا کے پوتے جناب عدنان عامر دُرانی (حال مقیم کراچی) کا کہ جنھوں نے نہ صرف مجلس احرار اسلام کی لائبریری کے لیے کتاب کی فوٹو کاپی عطاء کی، بلکہ ہماری فرمائش پر قارئین ''نقیب ختم نبوت'' کے لیے کتاب کے متعلقہ صفحات کو نہایت خوبصورت انداز میں اُردو کے قالب میں ڈھالا ہے، جزاک اللہ۔ پڑھیے اور لطف اٹھائیے۔ (ڈاکٹر محمد عمر فاروق)

''۱۹۴۴ء میں جمعیت علماء بلوچستان نے ایک عظیم جلسے کا بندوبست کیا۔ میں اُس زمانے میں جمعیت علماء بلوچستان کا امیر تھا۔ جمعیت کی شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ اِس جلسہ میں کسی عظیم ہستی کی شرکت بہت ضروری ہے اور اِس طرح قرعۂ فال شعلہ نفس، شعلہ بیان مقرر مغفور و مرحوم مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے نام نکلا۔ شاہ صاحب مرحوم کی ذات شیریں ہر جلسہ کی شان تھی۔ اُن کے وجود سے ہمارا جلسہ بھی مستفید ہوا۔ شاہ صاحب سے ایک خاص ملاقات اور تبادلۂ خیالات کے لیے ایک مجلس میں کہ جس میں جمعیت کے علماء اور معتبرین تشریف فرما تھے۔ شاہ صاحب نے اُن علماء سے پوچھا کہ:

'' آپ کی جماعت کے کیا ارادے ہیں اور آپ لوگ کیا چاہتے ہیں؟'' تو اُنھوں نے جواب دیا کہ ہماری اولین ترجیح اور ہدف اسلامی قانون کا نفاذ ہے۔'' تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ'' آپ لوگ انگریزوں سے کس طرح اسلامی قانون نافذ کراؤ گے اور اِس کے لیے آپ لوگوں نے کیا اقدامات کیے ہیں؟''

علماء نے جواب دیا کہ'' ہم بلوچستان میں گورنر جنرل کے نمائندے کو ایک درخواست لکھیں گے اور اُن (یعنی

انگریزوں) سے شرعی قانون کے نفاذ کا مطالبہ کریں گے۔‘‘ شاہ صاحب نے پوچھا کہ ’’اگر انگریز نہ مانا تو پھر‘‘ علماء نے جواب دیا کہ ایک اور عرضی لکھیں گے۔‘‘ شاہ صاحب نے پوچھا کہ ’’ایسی عرضیاں کب تک لکھتے رہو گے؟‘‘ تو علماء نے جواب دیا کہ ’’ہمیں تو بس یہی ایک صورت ہی نظر آتی ہے۔‘‘

شاہ صاحب یہ جواب سننے کے بعد بہت زور سے ہنسے۔ یہاں تک کہ سارا مجمع بھی شاہ صاحب کے ساتھ ہنس پڑا۔شاہ صاحب نے فرمایا کہ:

’’بدقسمت تو ہم ہی رہے کہ اپنی جان و مال لٹا دیا۔ لاکھوں ہندوستانی جیلوں میں سڑ رہے ہیں۔ ہزاروں کے سر قلم کر دیے گئے۔ بے شمار بچے یتیم ہوگئے۔ ہماری عورتیں خواہ مخواہ بیوہ ہوگئیں۔ یہ تو ہمیں اب پتا چلا کہ انگریز کو راضی کرنے کا اکسیری نسخہ تو آپ لوگوں کے پاس ہے۔بس انگریز کو درخواست دو اور جو مانگنا ہے، مانگ لو، مل جائے گا۔‘‘

اِس واقعہ کے بعد شاہ صاحب سے جب بھی ملاقات ہوتی تو (اُس واقعہ کو یاد کر کے) ہنس ہنس کر اُن کا چہرہ لال ہو جاتا۔فرماتے تھے کہ ’’مولوی محمد عمر آپ لوگوں کی مشکلات تو درخواست کے ایک معمولی پرزے سے حل ہو جاتی ہیں اور انگریز ہیں کہ خود بھی (ہمارے ہاتھوں) تباہ ہوئے اور ہمیں بھی تباہ کر ڈالا، مگر کسی طرح بھی راضی نہ ہوئے۔‘‘

(خطیب بلوچستان مولانا محمد عمرؒ: ’’علمنا بال‘‘، مدرسۃ العلوم، پرنگ آباد، مستونگ۔ بلوچستان، ص:۳۴، ۳۵۔ س ن)

☆......☆......☆


## عقیدۂ امامت اور خلافت راشدہ

مصنف: مولانا پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہاشمی

اہم عنوانات

(۱) قادیانیوں کا تصور خلافت اور ان کے مزعومہ خلفاء کی تفصیل
(۲) خوارج کا نظریۂ خلافت
(۳) شیعہ کا نظریۂ امامت اور اس نظریے پر شیعہ کے قرآن وحدیث سے استدلال کا مدلل جواب
(۴) خلافت کے مآخذ اور خلافت کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم
(۵) خلافت کی اہمیت اور خلافت کی مروجہ تقسیم
(۶) خلافت راشدہ اور شرائطِ استحقاقِ خلافت راشدہ
(۷) خلفائے راشدین کا طریقۂ انتخاب
(۸) امیر المؤمنین خلیفۂ راشد وعادل وبرحق سیدنا معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کی خلافت راشدہ پر تفصیلی بحث

صفحات: 832 قیمت: 700 روپے رعایتی قیمت: 450 روپے مع ڈاک خرچ

بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی، ملتان 0300-8020384